"in Urdu Language"

"AKSEERi Ruh"

or

The Islamic Prayer

By.

M. Mubarak Ahmad Khan

Eminabad.
Punjab.

حقیقت اِسلام

([illegible] حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اِک نہ اِکدن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے — چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایکدن — ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجکو سدا — رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکلکشا کے سامنے

حاجتیں پوری کرینگے کیا تری عاجز بشر — کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیئے تجکو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار — ایکدن جانا ہے تجکو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہی بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(درد دل سے دعا [illegible])

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں — میری فریادوں کو سُن میں ہوگیا زار و نزار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰ — مجکو کر اے میرے سُلطاں کامیاب و کامگار

کیا سُلائیگا مجھے تو خاک میں قبل از مراد — یہ تو تیرے پر نہیں اُمید اے میرے حصار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا — اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے — چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر — پھیر دے اب میرے مولیٰ اِس طرف دریا کی دھار

مزید معلومات کے لئے دفتر تحریک جدید قادیان یا ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو لکھئے۔ اور اسی قسم کا بابرکت و پرمعارف و پرتاثیر کلام ابو الفضل محمود قادیان سے تحفۃً طلب کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم والسلام علیٰ آلہ الطیبین ۶

رسالہ

اکسیر رُوح

یعنے

اسلامی عبادت کی فلاسفی

اور

نماز کا لفظی ترجمہ

مرتبہ

مولوی مُبارک احمد خان صاحب امین آبادی سابق مدیر جریدہ عبرت کلکتہ

جسے

باہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی پریس سرکلر روڈ لاہور سے چھپوا کر ملک دین محمد تاجر کتب نے کشمیری بازار لاہور سے شایع کیا

بار اوّل

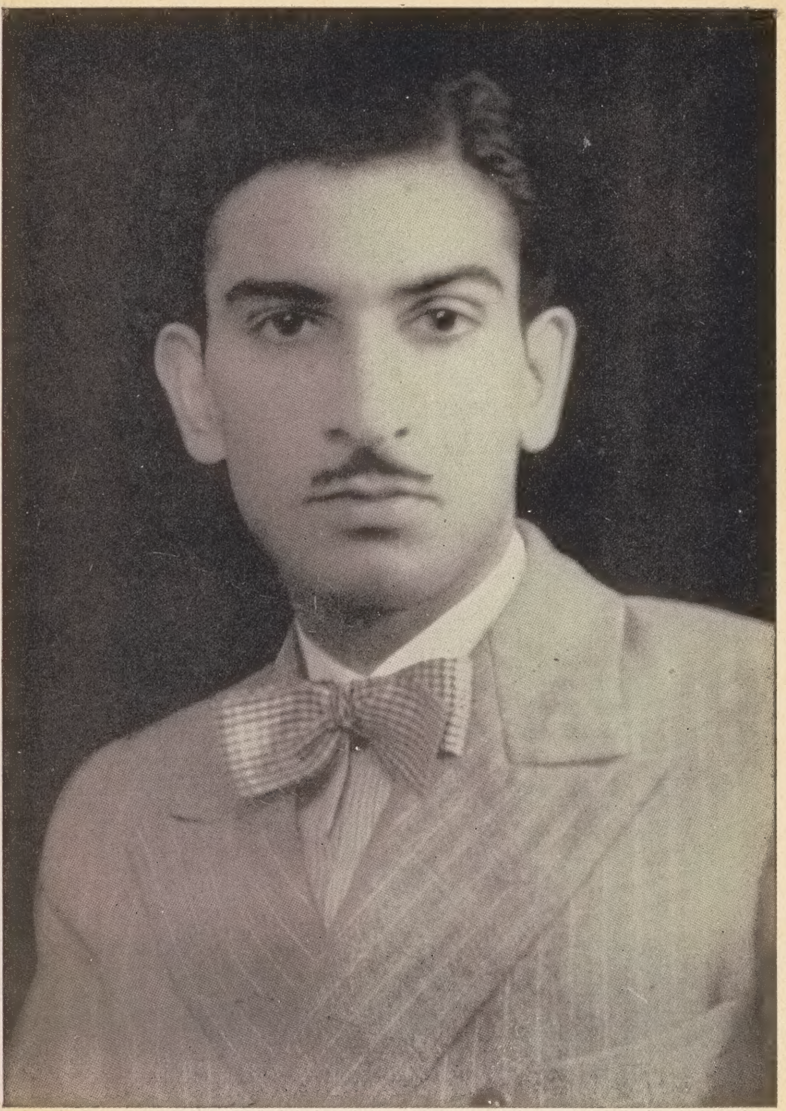
قیمت ۲ دو آنے

معنون

اس رسالۂ نافعہ کو میں اپنے نہایت ہی عزیز محب چوہدری محمد مالک خان تسنیم مرحوم بی۔اے رئیس امین آباد غَفَرَ اللہُ لَہٗ وَ جَعَلَ اللہُ الجنّۃ مثواہ کے نام سے معنون کرتا ہوں۔

اَللّٰھم اغفر لہٗ وَ ارحمہٗ وعافہ واعف عَنہ واکرم نزلہٗ وَ وَسّع مدخلہ وَ اعذہٗ مِن عذابِ القبرِ وَ مِن عذابِ النّارِ وَ ادخلہ الجنّۃ۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار مبارک احمد خان عفی اللہ عنہ۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ)



M. Malik Tasneem

B.A.,

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تعارف

اِس رسالہ میں اسلامی عبادت کے متعلّق غلط فہمیوں کا ازالہ کر کے اُس کی اہمیّت و ضرورت واضح کی گئی ہے! اسلامی نماز کے ارکان کی فلاسفی کے علاوہ نماز کے ایک ایک لفظ کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ مرتّب کیا گیا ہے۔ جس سے ایک معمولی لیاقت کا شخص بھی اُستاد کی مدد لئے بغیر نماز کا ترجمہ بخوبی سیکھ سکتا ہے ؛

خداوند کریم ہماری اِس کوشش کو مسلمان بھائیوں کے لئے خیر و برکت کا موجب کرے۔ آمین ؛

(مؤلف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الطیبین

اسلامی عبادت کی فلاسفی

مذہب اسلام کے رُو سے انسان کی پیدائش کا مقصد حقیقی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا کامل عبد بن جاوے جیسا کہ خود خالق حقیقی فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ کہ مَیں نے جنّ وانس کو محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی جن وانس کو صرف ایک مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ وہ باری تعالےٰ کے کامل عبد بن جائیں اور اس کی صفات کو اپنے اندر داخل کرلیں۔ اور اس کے مظہر کامل ہو جائیں۔ اوراُن میں سے ہر شخص باوجود بندہ ہونے کے اللہ تبارک وتعالےٰ کا "ظل" ہو۔

عبادت کی تعریف

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں وہ طریقے جن پر چل کر انسان خالقِ حقیقی کا کامل عبد بن جائے اور اس کی معرفت و رضا حاصل کرے لغت میں عبادت کے معنی ہیں "الطاعۃ مع الخضوع"۔ یعنی اپنے گناہوں اور غلطیوں کے اقرار کے ساتھ معبود حقیقی کے حضور انتہائی تذلل وانکسار فروتنی و عاجزی کے ساتھ جُھک جانا۔

دُوسرے معنی عبادت کے پورے طور پر نقش قبول کرنے کے بھی ہیں۔ یعنے تخلقوا باخلاق اللّٰہ۔ اللہ تعالےٰ کی صفات کے ساتھ متصف ہونے کے لئے کوشاں ہونا۔

عبادت کی ضرورت

کہا جاتا ہے کہ عبادت کی ضرورت کیا ہے؟ اللہ تو غنی۔ صمد۔ بے نیاز و بے احتیاج ہے۔ اگر ہم اس کی عبادت نہ کریں تو کیا اس کی خدائی میں کچھ کمی آ جائے گی؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ عبادت میں چونکہ بندہ کا ہی فائدہ ہے۔ اس لئے عبادت نہ کرنے سے خدا کی خدائی میں تو کچھ فرق نہ آئے گا۔ مگر عبد کے عبد ہونے میں ضرور فرق آ جائیگا۔ کیونکہ عبادت ہی وہ چیز ہے۔ جس سے بندہ اپنے مولےٰ کا اقرار کر کے اپنے آپ کو اس کا عبد قرار دیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو نہ بندہ بندہ ہے اور نہ اس کا خدا۔ خدا۔ اس لئے کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی چیز کی صفات کا انکار خود اس چیز کے انکار کا مترادف ہوتا ہے۔ لہٰذا جو خدا کا عبد ہوتے ہوئے اس کی عبادت نہیں کرتا اُس کی صفات بیان نہیں کرتا۔ گویا وہ خداوند تعالےٰ کا انکار کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ انسان فطرتاً اپنے مُحسن کا شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو ہمارے سید و مولےٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا۔ انسانی دل کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ اپنے مُحسن سے محبت کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے

پس خود فطرتِ انسانی کا ہی یہ زبردست تقاضا ہے کہ انسان اس سراپا شفقت واحسان ہستی کے لا احصاء انعامات کے عوض سرِ بسجود ہو اور ارحم الراحمین مولےٰ کریم کی وسیع رحمت سے اپنے مقاصد کی تکمیل اور معاصی و مآثم کی معافی کے لئے ملتجی رہے۔

اور اُس کے نورِ ساطعہ سے اپنے آپ کو منور کرنے کے لئے اُس کے حضور انتہائی خشوع وخضوع کرے۔ فی الجملہ یہ کہ عبد کے لئے عبادت نہایت ضروری ہے اور اس سے اسی کا فائدہ ہے۔

جیسا کہ معبود حقیقی بھی فرماتا ہے کہ وَمَنْ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ۔ انسان کا اصل معبود خدا ہی ہے۔ اس کے ان گنت اور بے انتہا احسانات کے نیچے ہر کس و ناکس دبا ہوا ہے۔ پس ایسا کونسا احسان فراموش ہے۔ جو اپنے سب سے بڑے محسن حقیقی کی تعریف میں رطب اللسان نہ ہو۔ اور انتہائی تشکر و امتنان کے ساتھ اس کے حضور نہ جھکے؟ لیکن بعض لوگوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ہم دل میں ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور ہمارا رُواں رُواں ہر لحظہ اس کی ثناء میں محو رہتا ہے۔ لہٰذا ظاہری نمود و نمائش (نماز وغیرہ) کی کیا ضرورت ہے؟

سو واضح ہو کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ تعلق کی بنیاد دل پر ہے اگر دل گندہ اور پُر از نجاست ہو۔ تو ظاہری تضرع و انکسار بے سُود ہوگا۔ بلکہ اسلام کے نزدیک ایسا فعل اللہ تعالےٰ کی رحمت سے دُوری کا موجب ہے اور اس کا مرتکب اللہ تعالےٰ کے غیض و غضب کا مورد ہوگا۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ۔ یعنی نما

کی حقیقت سے غفلت برتنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ (سورہ ماعون)

اسلام انسان سے بہمہ وجوہ انقطاع إلى المولٰی چاہتا ہے۔ صرف ظاہری رنگ کو اسلام درست نہیں سمجھتا۔ بلکہ جس کا اندرونہ اور بیرونہ دونو درست نہ ہوں۔ اسے اسلام منافق کا خطاب دیتا ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں سے اس قسم کا خلوص چاہتا ہے کہ ؎

دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا

دِلی محبت کو جسمانی اور ظاہری حرکات و علامات سے ظاہر کرنا فطرتِ انسانی کا طبعی و فطرتی تقاضا ہے۔ جیسے ماں باپ اپنی اولاد سے بہن بھائی۔ دوست یار آپس میں محبت کرتے ہیں۔

وہ بطور نمود و نمائش محبت نہیں کرتے۔ بلکہ فطرتاً مجبور ہو کر ان سے قسما قسم کی حرکاتِ مودت کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ جس کے دِل میں محبت و پیار ہو کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ سُلگتی ہوئی چنگاری کی طرح اظہار سے باز رہ سکے؟ ؎

مگر جس کے دِل میں محبت نہیں
اُسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں

لیکن وہ جو عشق کے متوالے اور محبوب کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں وہ بجائے حیلہ جوئیوں۔ اٹکل بازیوں کے سربسجود ہو کر بے ساختہ بول اُٹھتے ہیں۔ ؎

تیرے در پہ جاں میری قربان ہے
محبت تیری خود میری جان ہے

اصل بات یہ ہے کہ ظاہر کا باطن سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ظاہری عبادات مقرر فرمائی ہیں۔ تاکہ جب ظاہر میں عجز و انکسار۔ تضرع و ابتہال اختیار کیا جائیگا۔ تو رفتہ رفتہ دل میں بھی انکسار و فروتنی اور خشوع و خضوع پیدا ہوگا۔ اور بالآخر تدریجاً تدریجاً دل خداوند کریم کی طرف خود بخود کھنچا چلا آئیگا اور پھر یہ حالت ہوگی کہ ؎

وہ جاں اس کی راہ میں فدا کرتے ہیں ۔۔۔ وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں
وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا ۔۔۔ مگر اس کی ہو جائے حاصل رضاء
وہ ہو جاتے ہیں سارے دلدار کے ۔۔۔ نہیں کوئی آن کا بجز یار کے
وہ جان دینے سے بھی نہ گھبراتے ہیں ۔۔۔ کہ سب کچھ وہ کھو کر اُسے پاتے ہیں
وہ دلبر کی آواز بن جاتے ہیں ۔۔۔ وہ اس جان کے ہمراز بن جاتے ہیں

(دست یکین)

اب قابل غور امر یہ رہ جاتا ہے کہ:-

عبادت کی غرض کیا ہے؟

اس کے متعلق کچھ روشنی ڈالنے سے پیشتر ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اصلی "مقصد" اور "نتیجہ" میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص آگرہ اپنے کسی دوست سے ملنے جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دوست کا نیاز حاصل کرے۔ چنانچہ آگرے پہنچکر وہ خوب سیر کرتا ہے۔ تاج محل اور دریائے جمنا کے عمدہ عمدہ نظارے دیکھتا ہے۔ اور دوست کے ہاں قسما قسم کی دعوتیں بھی کھاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص سیر بھی کرتا۔ قسما قسم کے مناظر دیکھتا۔ عمدہ عمدہ کھانے کھاتا لیکن "اپنے دوست کو نہ مل سکتا" تو ہرگز

نہیں کہا جاسکتا تھا کہ وہ اپنے اصلی مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ کیونکہ اس کا اصلی مقصد سیر اور کھانے کھانا نہ تھا بلکہ اصل مدعا تو دوست کی ملاقات تھی۔

بعینہٖ اسی طرح عبادت کی غرض یہ ہے کہ محبوبِ حقیقی یعنی اللہ تعالےٰ سے وصال ہو۔ جنت وغیرہ اصل غرض و مقصدِ حقیقی ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس کا نتیجہ ہے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ اسلام میں نماز کی تعلیم لالچ و طمع کے لئے ہرگز نہیں دی گئی۔ دنیا میں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے کہ جس کی عبادات کی بہت اعلےٰ و ارفع اغراض و مقاصد ہیں۔ چنانچہ اسلام نے اپنی عبادات میں مندرجہ ذیل امور کو خصوصاً مدِنظر رکھا ہے۔

سب سے اوّل تو اس سراپا شفقت و احسان ہستی کے لاتحصا اور اَن گنت احسانات و انعامات کا شکریہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔

دوم۔ روحانی ترقیات کا حصول اور اطمینان قلب کا ذریعہ۔

سوم۔ بدیوں سے اجتناب کا ذریعہ۔

چہارم۔ رضائے الٰہی کا حصول۔

قرآن مجید نے اس مضمون کو ان آیات میں ادا فرمایا ہے کہ اِنَّ الصلوٰۃَ تنھیٰ عَنِ الفحشاءِ وَالمنکر۔ (۲) اذکرُونی اَذکُرکُم وَاشکُروا لِی وَلَا تکفرُون (بقرع ۱۸)۔ (۳) اَلا بذکرِ اللہِ تَطمئِنُّ القلوب۔ (رعدع ۴) خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی نماز حصولِ تقویٰ اور سچی خوشحالی کے پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور جو لوگ اس ذریعہ سے مغلوب النفس ہونے کی وجہ سے اعراض کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حبِّ الٰہی سے عاری اور

کورے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کسی کے دل میں محبّت ہو اور پھر وہ اسے چھپائے رکھے۔ اور اس سے محبت کی علاماتِ ظاہری سرزد نہ ہوں۔ عاشق صادق جو اپنے محبوب کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں۔ اُن سے محبت کی ظاہری حرکات خود بخود ظاہر ہوتی ہیں۔ محبت ہرگز ایسی چیز نہیں جو دل میں چھپی رہے۔ وہ بے اختیار ہوکر خود بخود ہی ظاہر ہوتی ہے۔ ے

وفادار عاشق کا ہے یہ نشاں ۔ کہ دلبر کا خط دیکھکر ناگہاں
لگاتا ہے آنکھوں سے ہو کر فدا ۔ یہی دیں ہے دلدادگاں کا سدا
مگر جس کے دل میں محبّت نہیں ۔ اسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں

(ستہ بچن)

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد حقیقی اور تقاضائے فطری معرفت و قُرب اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ یہ مقصود کن وسائل سے حاصل ہو سکتا ہے اس میں تو کچھ شک نہیں کہ سب سے اہم وسیلہ عبادت ہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ عبادت کن طریقوں سے کی جائے جس سے شاہدِ مقصود کا وصال آسانی سے ہو سکے۔

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان ضعیف البُنیان اس بات پر قادر نہیں۔ کہ وہ خدا کی مرضی کو خود بخود معلوم کر سکے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک کسی کی مرضی و مزاج کا علم نہ ہو اُسے خوش نہیں کیا جا سکتا۔ تو اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بھی وہ وسائل اور طریقے اختیار کئے جائیں جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔ اور اُن

راستوں پر قدم مارا جائے جو کہ اس نے اپنا وصال حاصل کرنے کے لئے ضروری قرار دئے ہیں۔

دُنیا میں بعض کا تو یہ مذہب ہے کہ یہ دُنیا چند روزہ میلہ ہے۔ کھاؤ۔ پیئو۔ اور خوب عیش کرو۔ کیونکہ پھر ہمیشہ کے لئے فنا ہے۔ اِن خیالات کا بانی اپیکورس (Epicurus.) جسے عربی میں آبیقور" کہتے ہیں۔ ۳۴۱ء قبل مسیح یونان کے مشہور شہر ایتھنز میں پیدا ہوا۔ اس نے اپنے تبعین کو یہ اصول بتایا کہ

(1) Death is the end of everything
(2) Pleasure is the main object of life.

"یعنی موت ہر ایک چیز کا انجام ہے۔ اور تعیّش زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے"۔

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ "دُنیا دار المحن یعنی مصائب کا گھر ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑ کر جنگلوں میں خدا کی تلاش میں نکل پڑو"۔ اسلام کے نزدیک یہ دونو خیالات

باطل

ہیں۔ پہلا تو اس لئے لغو ہے کہ فطرتِ انسانی اسے دھکے دیتی ہے۔ اور دوسرا بُزدلی ہے۔ اللہ تعالے نے دُنیا میں کوئی چیز بھی عبث اور بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ اور یہی اس بات کی دلیل ہے کہ دُنیا خدا کے وصال کے رستہ میں روک نہیں"۔

جو انسان دُنیا سے من کل الوجوہ منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ

کے اتنے بڑے کارخانے کو گویا لغو اور عبث ٹھہراتا ہے۔

اس لئے بہترین طریق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بتایا ہو۔ اور جس سے کامل عبودیت ظاہر ہوتی ہو۔ اور جس کے الفاظ۔ حرکات اور اوقات بہترین ہوں۔

اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں۔ کسی کو بھی اسلامی طریق عبادت کے مقابل پیش نہیں کیا جا سکتا۔

کیونکہ دنیا کا کوئی مذہب عبادت کے لئے اتنا وقت نہیں دیتا جتنا اسلام نے مقرر کیا ہے۔ کسی کے الفاظ کا مفہوم ایسا وسیع المطالب نہیں جیسے اسلامی نماز کے کلمات طیبات ہیں۔ کسی کی حرکات ایسی التکبیر اور کامل ادب اور تذلل وانکسار ظاہر کرنے والی نہیں جن سے کما ینبغی تعظیم کا حق ادا ہو سکے۔ جیسے اسلام نے بتائی ہیں۔ اسلامی نماز کی حرکات بہت بڑی فلاسفی اور حکمت کی حامل ہیں۔ اسلامی عبادت میں جسمانی حرکات اس حقیقت ثابتہ کے ماتحت رکھی گئی ہیں کہ روح اور جسم آپس میں گہرا ارتباط واختلاط رکھتے ہیں۔ جسم کے صدمہ کو روح محسوس کرتی ہے اور روح کے صدمہ کو جسم محسوس کرتا ہے۔ اگر روح اور جسم میں کچھ تعلق نہ ہوتا تو کیا وجہ ہے کہ جسم سے روح کے پرواز کرتے ہی جسم بے حس وحرکت ہو جاتا ہے اور کسی قسم کا صدمہ محسوس نہیں کرتا؟ روح نہایت ہی لطیف بلکہ الطف چیز ہے۔ اور وہ مختلف کیفیات کو جسم کے ذریعہ ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً غصہ ہو تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ محبت ہو تو چہرہ اس کی ترجمانی کرتا ہے۔ غرضیکہ ہر روحانی امر کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ اسی بنا پر اسلامی عبادت میں روح کے ساتھ جسم کو بھی شامل کیا گیا ہے تا روح

اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے رُوح میں حضرت احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اور وہ روحانی قیام اور رکوع وسجود میں مشغول ہو جائے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں تو جب ہم اُن میں سے ایک چیز کو اُٹھائینگے تو دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہوگی ÷

حرکاتِ نماز کی فلاسفی

کہا جاتا ہے کہ حرکاتِ نماز توجہ قائم کرنے کے رستہ میں روک ہیں۔ بلکہ بعض نادان اپنی جہالت ونادانی کی وجہ سے انہیں "ڈرل" یا "قواعد" سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ حرکات توجہ کے لئے ہرگز روک نہیں ہیں۔ بلکہ حرکات حواسِ انسانی کو کنٹرول میں رکھتی ہیں۔ اور اُنہیں بے قابو ہونے سے روکتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ انتہائی ادب و تعظیم کے اظہار کی علامات ہیں۔ دُنیا میں ہر قوم و ملک کے لوگوں نے چند مخصوص علامات ادب و تعظیم کے اظہار کے لئے اپنے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔ مثلاً بعض ممالک کے لوگ ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بعض ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ قدیم مصری لوگ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اظہار تعظیم کیا کرتے تھے۔ ہندوستان میں سجدہ کا رواج تھا۔ اور یورپ میں گھٹنوں کے بل گرنے کا رواج ہے۔ اسلام نے تمام ملکوں کے اظہارِ تعظیم کے تمام طریقوں کو اپنے طریقۂ عبادت میں جمع کر دیا ہے تاکہ ہر قوم و ملک کے لوگ جو اسلام سے متمتع ہونے کے

بعد جب اسلامی عبادت بجالانے لگیں تو وہ طریق تعظیم جو اُن کے مذاق کے مطابق ہو۔ اور جسے وہ زیادہ انکسار و فروتنی کی علامت پاتے ہوں بجالاکر اپنی رُوح کو زیادہ منکسر کر کے پاک کر سکیں۔ پس حرکاتِ نماز اسلامی عبادت کے عالمگیر اور افضل و برتر ہونے کی بیّن اور کُھلی کُھلی دلیل ہیں +

اوقات کی فلاسفی

اسلام نے تمام مذاہب سے زیادہ عبادت کے لئے وقت مقرر کیا ہے۔ اس نے انسان کی مختلف کیفیتوں اور ہر قسم کے تغیرات کے وقت عبادت کے لئے وقت نکالا ہے۔ چونکہ زمانہ میں صبح سے رات تک صرف پانچ تغیر ہی آتے ہیں۔ اور اسی قسم کے پانچ تغیر انسان پر جوانی سے لے کر موت تک آتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے ہر تغیر پر نماز کا وقت رکھ دیا ہے۔ تاکہ انسان کو اس موقع پر نماز کی ادائیگی سے اس طرف توجہ ہوتی رہے کہ میں بھی تغیرات سے گذر رہا ہوں۔ اور اس طرح اپنے مقصدِ حقیقی کے حصول کے لئے زیادہ چُستی و ہوشیاری سے مشغول رہے۔ جیسے

نمازِ فجر علی الصباح جب انسان تازہ دم ہوکر اُٹھتا ہے۔ یہ عالم شباب کے مشابہ ہے۔ جب کہ انسان کی قوت زوروں پر ہوتی ہے۔ اس وقت انسان اپنے مالکِ حقیقی کی عنایاتِ بے پایاں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اپنے آقائے حقیقی سے آنے والے دن میں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے امداد طلب کرتا ہے۔

ظہر کا وقت

جب کہ سورج کا زوال شروع ہوتا ہے۔ یہ وقت انسان کی جسمانی زندگی کے زوال کی طرف متوجہ کر رہا ہوتا ہے کہ انسانی عمر بہت تھوڑی ہے۔ اور رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے۔ لہٰذا اس نادر وقت میں اپنے مولیٰ کو یاد کر لو۔ اور دوسری زندگی کے لئے کچھ زادِ راہ تیار کر لو۔

علاوہ ازیں انسان چونکہ اس وقت دُنیوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے۔ اس لیئے نماز کا وقت مقرر فرما دیا گیا۔ تاکہ انسان دُنیاوی کاروبار میں انہماک کی وجہ سے اپنے مولیٰ کو نہ بھول جائے۔ اور اپنے خالق و مالک سے اپنا تعلق محکم کرتا رہے۔

عصر کا وقت

اس وقت سُورج نہ صرف ڈھل چکا ہوتا ہے بلکہ اس کی روشنی میں بھی تغیر آ جاتا ہے جو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رفتہ رفتہ انسانی زندگی کا آفتاب ڈھل رہا ہے۔ لہٰذا اسلام نے یہ بات یاد دلانے کے لئے اس وقت عبادت کے لئے وقت مقرر فرمایا ہے تاکہ مولیٰ حقیقی کی یاد سے دل کے چراغ کو منور کیا جا سکے۔

مغرب کا وقت

اس کے بعد سُورج غروب ہو جاتا ہے اور دن کی روشنی کے بعد یکسر تاریکی چھا جاتی ہے یہ اس بات سے مشابہ ہے کہ انسان کی زندگی کا آفتاب بھی اسی طرح غروب ہونے والا ہے۔ اگر انسان نے خدا کی طرف توجہ نہ کی تو گناہوں کی تاریکی اُسے اسی طرح گھیرے گی جیسے دن کی روشنی کو رات کی تاریکی گھیر لیتی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اس وقت بھی اپنے مولیٰ

کی طرف جُھکے اور اُس کے نُور سے منوّر ہونے کے لئے کوشاں ہو۔

عشاء کا وقت یہ وقت انسان کو بتاتا ہے۔ کہ اب تو گہری نیند سونے والا ہے اور نہیں معلوم کہ حوادثِ دہر تجھے دن کو اٹھنے دیں یا ہمیشہ کی نیند سلا دیں۔ لہذا تو اپنے مولیٰ سے اپنا معاملہ صاف کر لے تا اگر موت بھی آ جائے تو پھر بھی شاہدِ مقصود سے محرُومی نصیب نہ ہو۔

نمازِ باجماعت میں حکمت

اب ہم نماز باجماعت اور قبلہ رُو ہو کر کھڑے ہونے کے متعلق کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔ سو اس بارے میں یاد رکھنا چاہئے کہ دُنیا میں کوئی کام بغیر اتحاد و اتفاق اور شیرازہ بندی کے نہیں چل سکتا۔ وہ کام جس میں شیرازہ بندی کے تمدنی اصول کو نظر انداز کیا جائیگا ہرگز دیر پا نہیں ہوگا۔ اس کی بنیاد تارِ عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ اسی لئے اسلام نے حکم دیا ہے کہ ہر حالت میں اجتماع کو مقدم سمجھا جائے تاکہ قومی ترقی اور قومی ہمدردی اور اتفاق و اتحاد، انضباط و یک آہنگی کی بنیاد محکم و استوار رہے۔ یہ حکمت ہے نمازِ باجماعت کی۔ جسے محسُوس کر کے غیر مسلم حضرات بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ مشہور مستشرق جوزف ہل اپنی معرکۃ الآرا تصنیف عرب سولائیزیشن میں لکھتا ہے:۔

Whoever has seen the Muslims assembled at prayer in rows, carrying out the

observances with astonshing uniformity order and dignity will not fail to recognize the educative value of this disciplinary prayer. the reglar meeting of all the faithfuls at this common prayer warnished the spirit of solidarity, implanted the feeling of the equality of man.

All later military successes of Islam were due to the qualities which were now for the first time brought forth and developed among the Arabs. discipline and contempt for death.

(Joseph Hell's Arabs civilization)

"یعنی جس شخص نے مسلمانوں کو حیرت انگیز یک آہنگی ترتیب اور وقار کے ساتھ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ اس انضباط سکھانے والی نماز کے تعلیمی افادے کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس مشترک نماز میں مومنین کا باقاعدہ اجتماع ان کے قلوب میں اتحادِ ملت کی روح اور مساواتِ انسانی پیدا کرتا ہے۔"

بعد کے زمانہ میں اسلام نے جو عسکری کامیابیاں حاصل کیں وہ ان خصوصیتوں کی شرمندۂ احسان تھیں۔ جن کو ابتدائے اسلام کے زمانہ میں سب سے پہلے عربوں کے اندر نشوونما دی گئی۔ وہ خصوصیتیں دو

تھیں۔ ضبط و تنظیم اور موت سے بے پروائی۔

(جوزف ہل - عرب سولائیزیشن)

قبلہ کی طرف منہ کرنے میں حکمت

یہی حکمت (قیامِ اجتماع) قبلہ کی طرف مُنہ کرنے میں بھی مدِّنظر رکھی گئی ہے۔ ورنہ اسلام کہتا ہے۔ [illegible] ما تولّوا فثمّ وجہ اللہ یعنی جس طرف مُنہ کرو اسی طرف اللہ ہے۔ قبلہ کی طرف مُنہ کرنے میں مقصود صرف شیرازہ بندی اور اجتماع کے زرّیں اصول ہیں۔

دیکھو۔ اگر مسجد میں چند آدمیوں کا اجتماع ہو۔ اور کوئی مشرق کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو۔ تو کوئی مغرب کی طرف۔ کوئی جنوب کی طرف کھڑا ہو تو کوئی شمال کی طرف۔ ایسی حالت میں شیرازہ بندی کیسے ہو سکتی ہے؟

یہ ظاہری پراگندگی اور تشتت و انتشار کبھی حقیقی اتفاق و اتحاد قائم رکھنے میں ممد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جیسا کہ ہم واضح کر چکے ہیں۔ کہ ظاہر کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ اس طرح قوم کی پراگندگی کا خطرہ ہے۔ فی الجملہ یہ کہ نماز باجماعت اور روبقبلہ ہونا اجتماع اور شیرازہ بندی کے زرّیں اصول کو مدِّنظر رکھ کر مقرر کیا گیا ہے تاکہ قومی مصالح باحسن وجوہ انجام پا سکیں۔

ناظرین کرام! انسانی زندگی کا مقصودِ حقیقی جیسا کہ آپ معلوم کر چکے ہیں یہ ہے کہ انسان خالقِ حقیقی کی صفات کو اپنے اندر داخل کر کے اُس کا کامل عبد بننے کی کوشش کرے۔ نفسِ انسانی انسان کے لئے بمنزلہ سواری

کے [illegible] ہے اور انسان سوار سے مشابہ ہے۔
سوار اپنی سواری کو اس لئے نہاری دیتا ہے تاکہ وہ منزل مقصود تک پہنچانے میں ممد ہو۔ اور سفر طے کرنے میں زیادہ چستی وہوشیاری سے کام لے۔
آپ نے کبھی سواری کو کھلانے پلانے کے لیئے رکھتے کسی کو نہ دیکھا ہوگا۔ تو نفس انسانی جو انسان کے [illegible] منزل مقصود تک پہنچانے کے واسطے بمنزلہ سواری ہے۔ ایپکوریننز کی طرح صرف تعیّش اور استیفاء لذّات کا ذریعہ نہ سمجھا جائے۔
بلکہ سواری کی طرح اُسے مناسب و موزون نہاری دی جائے۔ تاکہ منزلِ مقصود تک پہنچانے میں چُستی سے کام لے۔ اگر نہاری مقدار و اندازہ سے زیادہ دے دی گئی تو وہ چُستی و چالاکی کی بجائے سُستی و کاہلی پیدا کرنے کا باعث ہوگی جس کی وجہ سے منزل مقصود تک پہنچنا تقریباً دوبھر ہو جائیگا۔ اور سواری رستہ میں ہی مزید سفر طے کرنے سے جواب دے کر مشکلات و مصائب پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔
پس آپ ہر ممکن سعی وکوشش سے اپنے نفس کو سرکشی وطغیانی سے بچائیں۔ اور اپنے خالق حقیقی سے ڈرتے ہوئے اس کے احکام پر پوری تن دہی سے عامل ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَ آثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی۔ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی (سورۃ النازعات) جس کے نفس نے (ہمارے احکام سے) سرکشی اختیار کی اور (ہمارے حکموں کے سامنے) چند روزہ

زندگی کو ترجیح دی۔ اس کا ٹھکانا یقیناً دوزخ ہوگا۔ اور جس نے اپنے پروردگار کے مقام سے ڈرتے ہوئے اس کے احکام بجالائے۔ اور اپنے نفس کو خواہشات اور ہوا و ہوس سے روکے رکھا۔ اس کا ٹھکانا جنّت ہے۔"

بالآخر دُعا ہے کہ مولیٰ کریم آپ کو اور ہمیں اپنے احکام کے سمجھنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی طاقت بخشے۔ آمین ثم آمین۔ وآخر دعوٰنا انّ الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

(خاکسار مبارک احمد خاں عفی اللہ عنہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نماز کا علیحدہ علیحدہ لفظی ترجمہ

پہلا سبق

اللہ اکبر۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔
اللہ۔ لفظ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفات کاملہ کی جامع اور تمام نقائص اور عیوب سے منزہ ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں ذات باری تعالےٰ کے سوا کسی اور چیز کے لئے نہیں بولا جاتا۔ دوسری زبانوں میں خالقِ حقیقی کے لئے جو نام مقرر ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور چیزوں کے لئے بھی بولے جاتے ہیں۔ اور کثرت سے صیغۂ جمع میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور سب علے العموم صفاتی نام ہوتے ہیں۔ مگر اللہ کا لفظ ذاتِ باری تعالیٰ کا عَلَمْ یعنی اسم ذات ہے۔ جو واحد اور مفرد ہے۔ اور کسی صورت میں بطور جمع استعمال نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی اور ہستی کے لئے اس کا اطلاق صحیح ہے۔

اَکْبَرْ۔ سب سے بڑا۔

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ۔ پاک ہے تو اے اللہ۔

سُبْحَانَ۔ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک۔

کَ۔ تو۔

اَللّٰھُمَّ۔ اے اللہ۔

وَ بِحَمْدِکَ۔ اور تیری تعریف کے ساتھ (میرا دل تجھ کو یاد کرتا ہے)۔

وَ۔ اور + ب۔ کے ساتھ۔

حَمْد۔ تعریف + کَ۔ تیری۔

وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ۔ اور بہت برکت والا ہے تیرا نام۔

وَ۔ اور + تَبَارَکَ۔ بہت برکت والا ہے۔

اِسْم۔ نام + کَ۔ تیرا۔

وَتَعَالیٰ جَدُّكَ - اور بہت بلند ہے تیری شان -

وَ - اور + تَعَالیٰ - بہت بلند ہے -

جَدُّ - شان - عظمت + كَ - تیری -

وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ - اور نہیں کوئی عبادت کے لائق تیرے سوا -

وَ - اور + لَا - نہیں -

اِلٰهَ - معبود - عبادت کے لائق ہستی - حقیقی مقصود اور اصلی مطلوب -

غَیْرَ - سوائے + كَ - تیرے -

دُوسرا سبق

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے دھتکارے ہوئے شیطان (کے شر) سے -

(یعنی - اے خدا میں تجھ سے دُعا مانگتا ہوں کہ تو مجھ کو راندے ہوئے شیطان کے شر سے بچائیو) -

اَعُوْذُ - میں پناہ مانگتا ہوں +

بِ - کی + بِاللّٰهِ - خدا تعالیٰ کی -

مِنْ - سے + شَیْطٰن - شیطان -

شَطَنَ سے نکلا ہے - جس کے معنے "دُور ہونے" یا "دُور کرنے" کے ہیں پس شیطان کے معنی ہوئے - خدا سے دُور ہونے یا دُور کرنے والا" بعض اہلِ لُغت نے لکھا ہے کہ شیطان شَیَطَ سے نکلا ہے جس کے معنے جلنا - اور ہلاکت ہیں - اس لحاظ سے شیطان کے معنے ہوئے جلنے والا - ہلاک ہونے والا -

اَلرَّجِیْمُ - مردود - دھتکارا ہوا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے -

بِ - ساتھ + اِسْمِ - نام -

بِسْمِ - ساتھ نام + اَللّٰه - اللہ کے -

اَلرَّحْمٰنُ - لفظ رحمٰن بھی (باوجود صفاتی نام ہونے کے) لفظ اللہ کی طرح ذات باری کے لئے مخصوص ہے - لُغت میں لکھا ہے کہ اس لفظ کا کسی اَور چیز کیلئے استعمال صحیح نہیں ہے -

رَحْمٰن کے معنی ہیں بلا مبادلہ اور بغیر محنت کے انعام کرنے والا - جو بلا امتیاز

کافر و مومن ہر متنفس پر بے انتہا
رحم کرتا ہے۔ جیسے جسمانیات میں ہوا۔
پانی۔ آگ۔ چاند۔ سورج۔ زمین وغیرہ
کا اس کی خدمت کے لئے پیدا کرنا اور
رُوحانیات میں رسولوں اور کتابوں کا
بھیجنا۔ عربی زبان کے علاوہ دوسری
زبانیں اس لفظ کا مرادف پیش کرنے
سے قاصر ہیں +

اَلرَّحِیْم ۔ لفظ رحیم کا صحیح مفہوم
بھی دوسری زبانوں میں ایک لفظ میں
ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کے معنے ہیں۔
اعمال صالحہ کا بہترین بدلہ دینے والا۔
اور سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا۔
بلکہ حسب قوانین الٰہیہ انسانی محنتوں اور
کوششوں پر ثمرات حسنہ مرتب کرنیوالا۔

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو رب
ہے تمام جہانوں کا۔

اَلْ ۔ سب ۔ تمام + حَمْدُ ۔ تعریف۔
لِ ۔ لئے + اللّٰہ ۔ اللہ تعالےٰ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ سب تعریفیں اللہ ہی
کے لئے ہیں۔

رَبّ کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ پالنے
والا۔ مناسب حال بتدریج ادنےٰ
حالت سے اعلیٰ کی طرف لے جانیوالا۔
ہر ایک چیز کو وجود میں لا کر اسے
بتدریج ترقی کی منازل میں سے گذار
کر کمال تک پہنچانے والا۔

اَلْعٰلَمِیْنَ ۔ جمع ہے عالَم کی جہان
عالَمین ایک جامع لفظ ہے جس
میں تمام اجرام سماویہ وارضیہ موالید
ثلاثہ۔ ارواح اور مادہ سب داخل ہیں۔
اور تمام بنی نوع انسان اور اُن کی
اقوام اور نسلیں اس میں شامل ہیں۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ تمام جہانوں کا
پالنے والا۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ جو بے انتہا کرم
کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا۔
اَلرَّحْمٰن ۔ بے انتہا کرم کرنے والا۔
اَلرَّحِیْم ۔ بار بار رحم کرنے والا۔
مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ مالک ہے جزا

سزا کے وقت کا۔
مَالِکِ۔ مالک کا لفظ اللہ تعالےٰ اور دُنیادی ججوں میں فرق ظاہر کرتا ہے جج ایک جج ہی ہے نہ مالک۔ اس لئے وہ معاف نہیں کرسکتا۔ لیکن خدا تعالےٰ خالق اور مالک ہے۔ اگر وہ نیکوں کو اعلےٰ سے اعلیٰ انعام اور بدوں کو بعض وجوہات سے معاف کردے۔ تو اُس پر بے انصافی کا الزام نہیں آتا۔
یَوْمِ۔ وقت۔ دِن۔
اَلدِّیْنِ۔ جزا سزا۔
یَوْمِ الدِّیْنِ۔ جزا سزا کا وقت۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔
اِیَّاکَ۔ تیری ہی۔
نَعْبُدُ۔ ہم عبادت کرتے ہیں۔
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔
وَ۔ اور + اِیَّاکَ۔ تیری ہی۔ تجھ ہی سے۔
نَسْتَعِیْنُ۔ ہم مدد مانگتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ چلا ہم کو سیدھی راہ پر۔
اِھْدِ۔ چلا + نَا۔ ہم کو۔
اِھْدِنَا۔ چلا ہم کو۔ راہبری کر ہماری۔
اَلصِّرَاطَ۔ راہ۔ راستہ۔
اَلْمُسْتَقِیْمَ۔ سیدھی۔
اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ سیدھی راہ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ۔ راہ اُن لوگوں کی۔
صِرَاطَ۔ راہ۔ راستہ۔
اَلَّذِیْنَ۔ اُن لوگوں کی۔
اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ انعام کیا تُونے جن پر + اَنْعَمْتَ۔ تونے انعام کیا۔
عَلٰی۔ پر + ھِمْ۔ جن۔
عَلَیْھِمْ۔ جن پر۔
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ سوائے اُن کے جن پر غضب نازل کیا گیا۔
غَیْرِ۔ سوائے + اَلْمَغْضُوْبِ۔ غضب کے نیچے آئے ہوئے۔ وہ جن پر غضب نازل کیا گیا + عَلٰی۔ پر + ھِمْ۔ جن۔
عَلَیْھِمْ۔ جن پر۔
وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ اور نہ گمراہوں کے۔

وَ - اور + لَا - نہ -
اَلضَّالِّیْنَ - جمع ضال کی - گمراہ -
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ - اور نہ اُن کا جن پر غضب نازل کیا گیا اور نہ گمراہوں کا -
اٰمِیْن - اے خدا تو ایسا ہی کر +

تیسرا سبق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
(پڑھتا ہوں) ساتھ نام اللہ کے جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - اَللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ یَلِدْ - وَ لَمْ یُوْلَدْ - وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ +
قُلْ - تو کہہ + هُوَ - وہ
اَللّٰه - اللہ + اَحَدٌ - ایک
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - تو کہہ وہ اللہ ایک ہے -
اَللّٰهُ الصَّمَدُ - اللہ کے سب محتاج ہیں - اللہ سب کا حاجت روا ہے -

اَلصَّمَدُ - حاجت روا -
لَمْ یَلِدْ - اُس نے نہیں جنا کسی کو
لَمْ - نہیں + یَلِدْ - اس نے جنا
وَ لَمْ یُوْلَدْ - اور نہ وہ جنا گیا -
وَ - اور + لَمْ - نہ -
یُوْلَدْ - وہ جنا گیا -
وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ - اور نہیں کوئی اس کا مانند -
وَ - اور + لَمْ - نہیں + یَكُنْ - ہے -
لَمْ یَكُنْ - نہیں ہے + لَ - کا -
هٗ - اس + لَهٗ - اس کا -
كُفُوًا - مانند ہمسر + اَحَدٌ - کوئی -

چوتھا سبق

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں جائے پیٹھ کو سیدھا اور ہموار رکھے گھٹنوں کو پکڑے نظر اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے - اور مُنہ سے عاجزی کے ساتھ کم از کم تین دفعہ پڑھے -
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ - پاک ہے میرا رب جو بہت ہی عظمت والا ہے

سُبْحَانَ ۔ پاک ہے۔ رَبِّیَ ۔ میرا رب۔
یہ لفظ دو لفظوں کا مرکب ہے رَبّ
اور ی ۔ رب کے معنے پالنے والا ۔
پروردگار + ی ۔ میرا ۔
رَبِّیَ ۔ میرا پروردگار ۔
اَلْعَظِیْم ۔ بہت عظمت والا ۔ بہت ہی بڑا ۔
رکوع کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے
یہ دُعا پڑھے ۔
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ اللہ نے
سُن لی ۔ اُس کی جس نے اُس کی
تعریف کی ۔
رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ۔ حَمْدًا کَثِیْرًا
طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ ۔ اے ہمارے
رب تیرے لئے سب تعریف ہے ۔
تعریف بہت زیادہ اور پاک کہ برکتیں
ہوں ۔ جس میں ۔
سَمِعَ ۔ سُن لی + اَللّٰہ ۔ خدا تعالیٰ ۔
لِ ۔ کی + مَنْ ۔ اُس
لِمَنْ ۔ اُس کی + حَمِدَ (جس نے) تعریف کی ۔
ہٗ ۔ اُس کی +
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ سُن لی اللہ نے

اس کی جس نے اُس کی حمد کی ۔
رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب ۔
لَکَ ۔ تیرے ہی لئے ۔
لَ ۔ لئے + کَ ۔ تیرے
اَلْحَمْدُ ۔ تمام کی تمام تعریفیں ۔
حَمْدًا ۔ تعریف + کَثِیْرًا ۔ بہت زیادہ ۔
طَیِّبًا ۔ پاک ۔ اچھی ۔
مُبَارَکًا ۔ برکتیں ہیں ۔
فِیْہِ ۔ جس میں + فِیْ میں + ہِ جس
پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سجدہ میں
جلائے ۔ اور پیشانی اور ناک ۔ دونو ہاتھ ۔
دونو گھٹنوں اور دونو پاؤں کے پنجوں
کے بل قبلہ رُخ لیٹے ۔
ہاتھوں کی انگلیاں اکٹھی زمین
پر کانوں کے برابر جمائے ۔ اور کہنیاں
زمین سے اونچی رکھے اور بازو بغلوں
سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھے ۔
اور یہ کم از کم تین بار پڑھے ۔
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ پاک ہے
میرا پروردگار جو سب سے بالا تر ہے ۔
سُبْحَانَ ۔ پاک ہے ۔ رَبِّیَ ۔ میرا رب ۔

اَلْاَعْلٰی۔ بہت بلند سب سے بالاتر۔

پانچواں سبق

پھر پہلے سجدے سے اُٹھ کر بیٹھے اور جلسہ میں یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ اے اللہ بخش مجھے۔ اور رحم کر مجھ پر۔ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ۔ اور ہر طرح عافیت سے رکھ مجھے۔ اور ہدایت کر مجھے۔ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ۔ اور رزق دے مجھے۔ اور بلند مرتبہ کر مجھے۔ وَاجْبُرْنِیْ۔ اور اصلاح کر میری۔ اس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے اور پہلے سجدے کی طرح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کم از کم تین مرتبہ پڑھے +

چھٹا سبق

دُوسری رکعت

دوسرے سجدے سے اللہ اکبر کہہ کر اُٹھے اور کھڑا ہو کر پھر دوسری رکعت کے لئے ہاتھ باندھے۔ اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ نہ پڑھے۔ کیونکہ یہ صرف پہلی ہی رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ باقی سب رکعتیں اَلْحَمْدُ سے شروع کرے اور پہلی رکعت کی طرح پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدے سے اُٹھے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اَلتَّحِیَّات میں بیٹھ جائے اور اس طرح پڑھے۔

تشہد - اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ۔ سب قسم کے تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں۔ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ۔ اور نمازیں۔ اور پاکیزہ اعمال بھی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ کامل سلامتی ہو تجھ پر اے نبی۔ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ کامل سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

نہیں کوئی معبود مگر ایک اللہ۔
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ۔ اور مَیں گواہی دیتا ہوں۔
کہ محمدؐ اس کے بندے اور اُس کے
رسول ہیں۔
اَلتَّحِیَّاتُ۔ سب قسم کے تحفے۔
اَلْ۔ سب قسم کے + تحِیَّات۔ تحفے
لِ۔ لئے + لِلّٰهِ۔ اللہ کے لئیں۔
وَ۔ اور + اَلْ۔ سب کی سب
صَلَوٰت۔ نمازیں + وَ۔ اور۔
اَلْ۔ سب کے سب + طَیِّبَات۔ پاکیزہ اعمال
اَلسَّلَامُ۔ کامل سلامتی + عَلَیْكَ دو لفظ
ہیں۔ عَلٰی اور كَ۔ عَلٰے کے معنی پر۔
كَ کے معنی تجھ۔ عَلَیْكَ۔ تجھ پر۔
اَیُّهَا۔ اے + النَّبِیُّ۔ نبی۔
وَ۔ اور + رَحْمَةُ۔ رحمت۔
اَللّٰهِ۔ اللہ کی + وَ۔ اور۔
بَرَکَاتُ۔ برکتیں + هٗ۔ اس کی۔
اَلسَّلَامُ۔ کامل سلامتی۔
عَلَیْنَا۔ ہم پر ہو۔ یہ دو لفظ
ہیں۔ عَلٰی اور نَا۔ عَلٰی کے معنی پر۔
نا کے معنی۔ ہم + وَ۔ اور + عَلٰے۔ پر۔
عِبَاد۔ جمع ہے عَبْد کی۔ بندے۔
عِبَادِ اللّٰهِ۔ اللہ کے بندے۔
عَلٰے عِبَادِ اللّٰهِ۔ اللہ کے بندوں پر۔
اَلصَّالِحِیْنَ۔ جمع ہے صالح کی۔ نیک۔
اَشْهَدُ۔ مَیں گواہی دیتا ہوں۔
اَنْ۔ کہ + لَا۔ نہیں۔
اِلٰهَ۔ عبادت کے لائق + اِلَّا۔ سوا۔
اَللّٰه۔ اللہ تعالےٰ کے + وَ۔ اور۔
اَشْهَدُ۔ میں گواہی دیتا ہوں۔
اَنَّ۔ بیشک۔ کہ۔
مُحَمَّدًا۔ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم)
عَبْد۔ بندہ + هٗ۔ اُس کا۔
عَبْدُهٗ۔ اس کا بندہ۔
وَ۔ اور + رَسُوْل۔ پیغمبر۔
هٗ۔ اُس کا + رَسُوْلُهٗ۔ اس کا رسول ہے۔

ساتواں سبق

درُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ اے اللہ
خاص رحمتوں سے نواز محمدؐ کو۔

اَللّٰھُمَّ - اے + صَلِّ خاص رحمتوں سے
نواز - یہ لفظ صلوٰۃ سے نکلا ہے۔ اور
صلوٰۃ کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی
خاص رحمتیں + عَلٰی - پر -
مُحَمَّدٍ - محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
وَعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ - اور آل محمد پر۔
وَ - اور + عَلٰی - پر -
آل - اولاد اور پیراؤ۔
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰے اِبْرَاھِیْمَ
جس طرح تُونے خاص رحمتیں نازل کیں
ابراہیم پر + کَمَا - جس طرح -
صَلَّیْتَ - خاص رحمتیں نازل کیں تُونے
عَلٰے - پر + اِبْرَاھِیْمَ - ابراہیم علیہ السلام
وَعَلٰے آلِ اِبْرَاھِیْمَ - اور آل ابراہیم پر۔
وَ - اور + آل - اولاد - پیراؤ -
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - تُو ہے بہت
خوبیوں والا - عالی شان +
اِنَّکَ - یقیناً تُو - یہ دو لفظ ہیں - اِنَّ -
یقیناً + کَ - تُو -
حَمِیْدٌ - بہت خُوبیوں والا -
مَجِیْدٌ - عالی شان - بزرگی والا -

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ -
اے اللہ برکتیں نازل فرما محمد پر -
اَللّٰھُمَّ - اے اللہ -
بَارِکْ - برکتیں نازل فرما + عَلٰی - پر -
وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ - اور محمد کی آل پر -
وَ - اور + آل - اولاد - پیراؤ -
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ - جس
طرح تُونے برکتیں نازل فرمائیں ابراہیم
پر + کَمَا - جس طرح -
بَارَکْتَ - تُونے برکتیں نازل کیں -
عَلٰی - پر + وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ -
اور آلِ ابراہیم پر -
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - یقیناً تُو ہے -
بڑی خوبیوں والا - عالی شان +

آٹھواں سبق

درود شریف کے بعد کی دُعائیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً
اے ہمارے رب دے ہم کو دُنیا میں نیکی -
وَ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
اور آخرت میں بھی نیکی

وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے

رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب + رَبّ ۔ پروردگار ۔

نَا ۔ ہمارا + اٰتِنَا ۔ دے ہم کو ۔

اٰتِ ۔ دے + نَا ۔ ہم کو ۔

فِی الدُّنْیَا ۔ دنیا میں + فِیْ ۔ میں ۔

اَلدُّنْیَا ۔ دنیا + حَسَنَۃً ۔ نیکی بھلائی ۔

وَ ۔ اور + فِیْ ۔ میں ۔

اَلْاٰخِرَۃِ ۔ آخرت ۔ آگے آنیوالی زندگی ۔

وَقِنَا ۔ اور بچا ہم کو ۔

قِ ۔ بچا + نَا ۔ ہم کو ۔

عَذَابَ ۔ سزا ۔ عذاب + اَلنَّارِ ۔ آگ ۔

دُوسری دُعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ

اے میرے رب بنا مجھ کو ۔ قائم کرنیوالا نماز کا ۔

وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۔

اور نیز میری اولاد کو ۔

رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ

اے ہمارے رب قبول فرما ہماری دُعا ۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے میرے رب بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو ۔

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔

اور سب مومنوں کو اس دن کہ قائم ہو حساب ۔

تشریح

رَبِّ ۔ اے میرے پروردگار ۔

اِجْعَلْنِیْ ۔ بنا مجھ کو + اِجْعَلْ ۔ بنا ۔

نِیْ ۔ مجھ کو + مُقِیْمَ ۔ قائم کرنیوالا ۔

اَلصَّلٰوۃِ ۔ نماز + وَ ۔ اور ۔

مِنْ ۔ سے + ذُرِّیَّتِیْ ۔ میری اولاد ۔

ذُرِّیَّت ۔ اولاد + یْ ۔ میری ۔

رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب + وَ ۔ اور ۔

تَقَبَّلْ ۔ قبول فرما + دُعَآءِ ۔ دُعا کو ۔

اِغْفِرْلِیْ ۔ بخش دے مجھ کو ۔

اِغْفِرْ ۔ بخش دے + لِیْ ۔ مجھ کو ۔

وَ ۔ اور + لِ ۔ لئے ۔ کو ۔

وَالِدَیَّ ۔ میرے والدین کو + وَ ۔ اور ۔

لِ ۔ لئے ۔ کو + اَلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ مومن بندے ۔

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اپنے مومن بندوں کو ۔

یَوْمَ ۔ اس وقت + یَقُوْمُ ۔ قائم ہو ۔

اَلْحِسَابُ ۔ حساب +

اَلتَّحِیَّات میں یہ سب کچھ پڑھے ۔ اگر

دو رکعت والی نماز ہو تو درود شریف

اور دُعائیں پڑھ کر سلام پھیر دے۔

اگر چار رکعتوں والی نماز ہو تو تشہد کے بعد ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ اور تیسری اور چوتھی رکعت اسی طرح پڑھی جائے۔

چار رکعتوں والی فرض نماز میں پچھلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ قرآنی نہیں پڑھتے۔ جب چوتھی رکعت کی التحیات میں نشست ہو۔ دو رکعتوں کے بعد ہی سلام پھیر دینا ہو۔ تو التحیات کے بعد تشہد۔ درود شریف اور دُعائیں پڑھ کر پھیر سلام پھیر دے۔ یعنی پہلے دائیں جانب منہ پھیر کر کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اور پھر بائیں طرف مُنہ کر کے بھی کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ سلامتی ہو تم پر اور رحمتیں اللہ کی۔

اَلسَّلَامُ۔ خاص سلامتی ہو+ عَلَیْکُمْ۔ تم پر۔ عَلٰی۔ پر+ کُمْ۔ تم+ وَ۔ اور۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ اللہ کی رحمتیں+

وِتر

نماز عشاء کی دو سُنتوں کے بعد تین وِتر ضروری ہیں۔ پہلے دو رکعتیں پڑھ کر۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ کر مندرجہ ذیل دُعا پڑھنی چاہیئے۔ اور پھر تیسری رکعت پُوری کرے

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ

اے اللہ ہم مدد مانگتے ہیں تجھ سے۔ وَنَسْتَغْفِرُکَ۔ اور ہم بخشش چاہتے ہیں تجھ سے۔ وَنُؤْمِنُ بِکَ۔ اور ایمان لاتے ہیں تجھ پر۔ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ۔ اور بھروسہ رکھتے ہیں تجھ پر۔ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ۔ اور تعریف کرتے ہیں تیری بہترن+ وَنَشْکُرُکَ۔ اور ہم شکر کرتے ہیں تیرا+ وَلَا نَکْفُرُکَ۔ اور تیری ناشکری نہیں کرتے+ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ۔ اور ہم علیحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں+ مَنْ یَّفْجُرُکَ۔ اُس کو جو نافرمانی کرے تیری+ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ اے ہمارے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں+ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ۔ اور تیرے لئے ہی ہم نماز پڑھتے

سجدہ کرتے ہیں + وَاِلَیْکَ نَسْعیٰ۔ اور تیری
طرف ہی ہم دوڑتے ہیں + وَ نَحْفِدُ۔ اور
تیرے ہی حضور کھڑے ہوتے ہیں + وَ
نَرْجُوْا رَحْمَتَکَ۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں۔
تیری رحمت کی + وَنَخْشٰی عَذَابَکَ۔ اور
ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے + اِنَّ
عَذَابَکَ۔ بیشک تیرا عذاب + بِالْکُفَّارِ
مُلْحِق۔ کافروں کو پہنچنے والا ہے +

تشریح دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ۔ اے اللہ + اِنَّ۔ یقیناً + نَا۔ ہم۔
نَسْتَعِیْنُ۔ ہم مدد مانگتے ہیں + کَ۔ تیری۔
وَ۔ اور + نَسْتَغْفِرُ۔ ہم بخشش مانگتے ہیں۔
کَ۔ تیری + وَ۔ اور + نُؤْمِنُ۔ ہم ایمان لاتے ہیں۔
بِ۔ ساتھ۔ پر + کَ۔ تیرے۔ تجھ۔
بِکَ۔ تجھ پر + وَ۔ اور۔
نَتَوَکَّلُ۔ ہم بھروسہ کرتے ہیں + عَلیٰ۔ پر۔
عَلَیْکَ۔ تجھ پر + وَ۔ اور۔
نُثْنِیْ۔ ہم تعریف کرتے ہیں۔
عَلیٰ۔ پر + کَ۔ تیری۔
اَلْخَیْرَ۔ بہترین + وَ۔ اور۔
نَشْکُرُ۔ ہم شکر کرتے ہیں + کَ۔ تیرا۔

وَ۔ اور + لَا۔ نہیں۔
نَکْفُرُ۔ ہم ناشکری کرتے + کَ۔ تیری۔
وَ۔ اور + نَخْلَعُ۔ ہم علیحدہ ہوتے ہیں۔
مَنْ۔ (اس کو) جو + یَفْجُرُ۔ چھوڑتا ہے
کَ۔ تجھ کو + اَللّٰھُمَّ۔ اے اللہ۔
اِیَّاکَ۔ تیری ہی + نَعْبُدُ۔ ہم عبادت کرتے ہیں
وَلَکَ۔ اور تیرے لئے۔
نُصَلِّیْ۔ ہم نماز پڑھتے ہیں + وَ۔ اور۔
نَسْجُدُ۔ ہم سجدہ کرتے ہیں + وَ۔ اور
اِلیٰ۔ طرف + کَ۔ تیری۔
اِلَیْکَ۔ تیری طرف + نَسْعیٰ۔ ہم دوڑتے ہیں
وَ۔ اور + نَحْفِدُ۔ ہم تیرے حضور حاضر ہوتے
ہیں + وَ۔ اور + نَرْجُوْا۔ ہم اُمید رکھتے
ہیں + رَحْمَۃَ۔ رحمت + کَ۔ تیری۔
وَنَخْشٰی۔ اور ہم ڈرتے ہیں۔
عَذَابَکَ۔ تیرے عذاب سے۔
اِنَّ۔ بے شک + عَذَابَکَ۔ تیرا عذاب۔
بِ۔ کو + اَلْکُفَّار۔ کافر۔ انکار کرنیوالے۔
بِالْکُفَّارِ۔ انکار کرنے والوں کو۔
مُلْحِقٌ۔ پہنچنے والا ہے +

نماز ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

(وحی اللہ)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کردیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

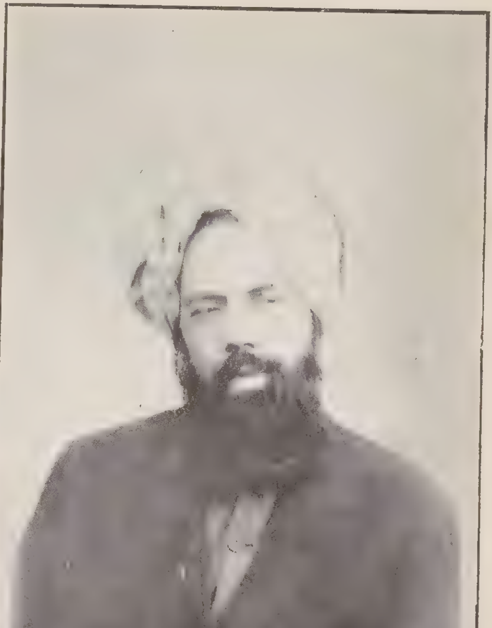
سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود نوشت

کلام پاک حضرت حُجّۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہر ممکن ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا ہمارا نصب العین ہے
اور یہ تحفہ خود پڑھ کر دوسروں کو دیدیں لائف ممبر بنیں

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آیندہ نسل کیلئے اسکو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذّب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دُعا میں لگے رہیں"
(فرمودہ حضرت مسیح موعود) (از رسالہ الوصیت صفحہ آخر)

ابوالفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا



حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود

(احمدیہ دار الکتب قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلدستۂ دینیات

یعنی

مڈل اور ہائی کلاسز کے لئے

دینی اسباق

کا

دلچسپ مجموعہ

صرف ٹائٹل ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا